الجامعۃ البنوریۃ العالمیۃ
متصل سائٹ تھانہ - پی او بکس نمبر ۱۰۶۹۸ کراچی پاکستان

دار الافتاء والقضاء

ای میل: darulifta@gmail.com ویب سائٹ: www.jamiabinoria.net فون: 2560300-2560400 فیکس: 2564586

MODE: **Regular**

Name : **SYED KASHIF ALI**
Address : **unit#7,latifabad**
Subject : **WIRASAT**
Writer : سمیع اللہ

Serial No : **16762**
Date : **8/24/2012**
Contact No:
Email :

mera name syed kashif ali hey,
meri wifw jis ko mey ney alag portion yani upper ka hisa 2 alag room ,kitchen,seprate ka k di huee hain,,na us ko meri maa ka kuch parna parta hey na.jo k nichey k portion mey rehti hain,,meri wife ko bht gusaa ata hey,aur khama khai ki batain nikal leti hey,mey agar apni maa ka koi kaam karta hun to mjhey nokar kheti hey,,,mjhey kafir khey chuki hey, galian de chuki hey,,aur abb us ka aik hey masla hey wo kheti hey mjhey alag ghar lekar do,,,jub k mey is position mey nahee hun,,upper sub kuch alag hee diya hua hey,,us ki har zarurat puri karta hun,abb 15 din sey apney ami ,abu k ghar ja kar beth gai hey sath mera 8 month ka beta bhee hey...3 dafa leney bhee gaya,,,magar nahee manti,us k baap ney aur maa ney mjh sey bht badtamizi ki,,, aur baar baar tlaq ka kheti rehti hey..
biraye mehrbani mashwara darkar hey.

میرا نام سید کاشف ہے۔
میری بیوی جسکو میں نے گھر کا بالائی حصہ لکھ کر دیا ہوا
غصہ آتا ہے خواہ مخواہ باتیں نکال لیتی ہے۔ میں اگر اپنی ماں کا کام
کرتا ہوں تو مجھے نوکر کہتی ہے۔ مجھے کافر کہہ چکی، گالیاں دے چکی
ہے۔ اب اسکا ایک ہی مطالبہ ہے کہ الگ گھر لے کر دو۔ جبکہ سب
کچھ الگ ہی تو دیا ہوا ہے۔ میں اسکی ہر ضرورت پوری کرتا ہوں
اب پندرہ دن سے میکے جاکر بیٹھی ہے۔ سات آٹھ ماہ کا بچہ بھی ہے۔
تین مرتبہ لینے گیا مانتی نہیں۔ اسکے ماں باپ نے مجھ سے بہت
بدتمیزی کی اور بار بار طلاق کا مطالبہ کرتی ہے۔ مشورہ درکار ہے۔

الجواب حامداً ومصلیاً

سائل جب بیوی کیلئے گھر کا بالائی حصہ متعین کر چکا ہے
اسمیں کسی اور کا عمل دخل بھی نہیں ہے۔ تو سائل شرعاً الگ گھر
دینے کی ذمہ داری سے سبکدوش ہو چکا ہے۔ اب سائل کی بیوی
کا الگ سے مزید رہائش کا مطالبہ کرنا درست نہیں جس سے احتراز
لازم ہے۔ جبکہ شوہر کی بے اکرامی کرنا، گالی گلوچ کرنا انتہائی گناہ
کی بات ہے۔ جس سے سائل کی بیوی سخت گناہ گار ہوتی ہے۔ اسپر
لازم ہے کہ اپنے اس مذکور طرز عمل سے احتراز کرے اور ساس سسر
کو بھی چاہیئے کہ اسکو سمجھا کر اپنا گھر آباد کرنے پر آمادہ کریں۔ اور
(جاری ہے...)

بلا وجہ اپنی بیٹی کا گھر برباد نہ کریں اور بیٹی کو شوہر سے معافی مانگنے کا بھی کہیں۔ اسکے باوجود بھی اگر کسی طرح نباہ کی صورت ممکن نہ ہو تو شوہر کیلئے اسے طلاق دے دینے میں بھی گناہ نہیں۔

کما فی المشکوٰۃ: وعن ابی ھریرۃ قال:
قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم اذا دعی
الرجل امرأتہ الی فراشہ فابت فبات
غضبان لعنتھا الملائکۃ حتی تصبح اھ (ص ۲۸۱)

وفی رد المحتار: (وفی البحر عن الخانیۃ)
وعبارۃ الخانیۃ فان کانت دار فیھا بیوت
واعطی لھا بیتا یغلق ویفتح لم یکن لھا
ان تطلب بیتا آخر اھ (ج ۳ ص ۶۰۱) واللّٰہ اعلم

سمیع اللّٰہ عفی عنہ
دارالافتاء جامعہ بنوریہ سائٹ کراچی ۱۶
۱۴۳۵/۸/۳ھ

الجواب صحیح
بندہ نادر جان غفرلہ
دارالافتاء جامعہ بنوریہ کراچی
۸/۸/۱۴۳۵ھ

الجواب صحیح
بندہ [illegible] غفرلہ
دارالافتاء جامعہ بنوریہ کراچی
۹ شعبان ۱۴۳۵ھ

نائب رئیس
دارالافتاء جامعہ بنوریہ العالمیہ

دارالافتاء
16762
۱۴۳۵/۸/۲۳ھ
جامعہ بنوریہ العالمیہ سائٹ

[signature]
22/6/014